رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶۲

ایڈیٹوریل: احرار کی فتنہ انگیزیاں انکی تباہی کا باعث بن رہی ہیں

محض سیاسی اغراض کی خاطر ایک عرصہ سے ان احراری لیڈروں نے جنہیں دین سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ جو اسلام کی تعلیم سے قطعاً آگاہ نہیں۔ جن کے اعمال و افعال ننگ اسلام ہیں۔ اور جن کی زندگیاں نہایت ہی قابل نفرت جراثیم کی پرورش گاہ بنی ہوئی ہیں جماعت احمدیہ کے خلاف عام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو سراسر غلط اور ناجائز طریق سے بھڑکانے کی جو خطرناک کوشش شروع کر رکھی ہے۔ وہ ظاہر و باہر ہے۔ اور اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ جگہ بجگہ احمدیوں کو ستایا مارا پیٹا۔ اور نقصان پہونچایا جاتا ہے۔ ان کی تحقیر و تذلیل کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے انہیں ضروریات زندگی سے محروم رکھنے میں انتہائی زور لگایا جاتا ہے۔ اور اس قسم کی باتیں احرار بڑے فخر اور ناز کے ساتھ اپنے حامی اخبارات میں اس لئے شائع کراتے ہیں۔ کہ جہاں اس قسم کی شرارت نہیں کی جاتی وہاں کے لوگ بھی شروع کر دیں۔ پھر یہی نہیں بلکہ اپنے لیکچروں میں۔ وعظوں میں۔ اور اخباروں میں کہا جاتا ہے۔ کہ احمدیوں کے ساتھ قطعاً کسی قسم کا تعلق نہ رکھو۔ اور اس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے۔ لیکن اب جبکہ قدرت خداوندی نے خود احرار کو اسی پیمانہ سے ناپنے والے پیدا کر دیئے ہیں۔ جس سے وہ احمدیوں کو ناپتے رہے ہیں۔ اور ابھی تک ناپ رہے ہیں۔ تو احرار بلبلا اٹھے ہیں۔ اور انہوں نے بے تحاشا چلانا شروع کر دیا ہے۔

چنانچہ وہی احرار جو احمدیوں کے خلاف یہ اعلان کرتے پھر رہے تھے۔ کہ ”مسلمانو! اپنی تلواریں خوب تیز کر لو۔ اور تمام مرزائیوں کے سر کاٹ کر رکھ دو۔“ ”کسی جگہ بھی مرزائیوں کا جلسہ نہ ہونے دو۔ ڈنڈے لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ پولیس والے۔ اور گورنمنٹ بالکل بزدل ہے۔ کوئی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا“ اب جبکہ خود انہیں بے بھاؤ کی پڑنے لگی ہیں ناصح مشفق کا جامہ پہن کر نمودار ہو رہے ہیں۔ چنانچہ امرتسر احرار کانفرنس میں صدر مجلس استقبالیہ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں کہا:۔

”سیاسی اغراض کو پورا کرنے کے لئے مذہبی جذبات کو غلط اور ناجائز طریق پر ابھار کر ایک خطرناک ماحول کو پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ عوام کے دماغوں کو ماؤف اور بیکار کر کے اس فضا اور ہنگامہ کی تخلیق کی جا رہی ہے۔ کہ جس سے متاثر ہو کر دوست و دشمن کی تمیز جاتی رہے۔ خدام کو غدار اور غداروں کو محسن کہلوایا جائے“۔

کیا یہ تعجب کا مقام نہیں۔ کہ یہ الفاظ ان لوگوں کی طرف سے پیش ہو رہے ہیں۔ جو سیاسی اغراض کی خاطر مذہبی ہنگامہ آرائی کے بانی مبانی ہیں۔ جو عوام کے مذہبی جذبات کو غلط اور ناجائز طریق سے ابھار کر خطرناک ماحول پیدا کرنا اپنا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ جو لوگوں کے دماغوں کو ماؤف اور بیکار کر کے ان کو اپنا آلہ کار بنانے کے عادی ہیں اور جو دوست کے پردہ میں خطرناک دشمن ہیں سوال یہ ہے۔ اگر یہ سب باتیں احرار کے لئے جائز ہیں۔ اور وہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف یہ اور ان سے بھی بدتر افعال کے مرتکب ہوتے رہیں۔ تو پھر وہ کس منہ سے ان کے خلاف آواز اٹھا سکتے ہیں۔ مسلمانوں میں اس قسم کی حرکات کے موجد خود احرار ہی ہیں۔ اب اگر ان کے اپنے پڑھائے۔ اور سکھائے ہوئے شاگردان رشید ہی ان کی تواضع کرنا شروع کر دیں۔ تو اس میں کسی کا کیا قصور ہے۔ احرار نہ عوام کو اس راہ پر ڈالتے۔ نہ قوم اور ملت سے غداری کے مرتکب ہوتے۔ اور نہ اس مصیبت میں پھنستے۔ لیکن

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

چونکہ احرار کا قدم روز بروز غداری اور قوم فروشی میں تیز ہو رہا ہے۔ اس لئے ان کی سرکوبی کے زیادہ سے زیادہ سامان بھی جمع ہو

مدینۃ المسیح

۱۱ مئی۔ آج اس سلسلہ کا آخری روزہ تھا۔ جو متواتر سات ہفتوں سے جماعت احمدیہ پیر کے دن رکھتی چلی آ رہی ہے۔ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصٰے میں درس القرآن کے بعد فرمایا۔ ا

آج آخری روزہ ہے۔ گو مجھے یہ شکایت پہونچی ہے کہ ہمارے نوجوان کم روزے رکھتے رہے ہیں۔ تاہم آج ہم سب مل کر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی ناراضگی سے بچائے۔ ہمارے دشمنوں اور جماعت کے منافقوں کو ہدایت دے۔ ہمیں ان کے ہر شر سے محفوظ رکھے ہمیں ایمان کا وہ مقام نصیب ہو۔ جو اس نے ہمارے لئے مقدر کیا ہے۔ اور ہمارے کمزور ہاتھوں سے وہ عظیم الشان کام سرانجام دلائے جس کے لئے

گھونٹے جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ اس وقت تک ان میں کمی نہ آئے گی۔ جب تک فتنہ و فساد شرارت اور شیطنت کے ان اجارہ داروں کا قلع قمع نہ ہو جائے جنہوں نے شرافت اور انسانیت۔ اخلاق اور سنجیدگی کی مٹی پلید کر رکھی ہے۔ انہوں نے ضد اور تعصب۔ دشمنی اور عداوت میں اندھے ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف جو روش اختیار کی اور جس طرح انہوں نے اخلاقی اور مذہبی حدود کو پامال کیا۔ وہی ان کی تباہی و بربادی کا موجب بن رہا ہے۔

مسٹر جناح کا عجیب و غریب گروہ
نقصان رسانی کے عناصر سے لبریز ہے

مسٹر جناح کامیاب نہیں ہوئے۔ وہ جس وقت لاہور تشریف لائے تھے۔ ہم نے کہہ دیا تھا کہ جو حالات پیش آنے والے ہیں۔ ان کا وہ خود تجربہ کریں گے۔ متوقع امر واقع ہو گیا ہے۔ سر فضل حسین کے ساتھ مسٹر جناح کی گفتگو کا نتیجہ اگر کچھ اور نکلتا۔ تو ہمیں حیرت ہوتی۔ اتحاد پارٹی کے منتظم اعلےٰ اور مسلم لیگ کے بانی کے درمیان اتحاد طبعاً غیر ممکن تھا۔ مسلم لیگ کے راہنما اتحاد پارٹی کے اتحاد کا فارمولا تلاش کرتے ہوئے نہایت عجیب و غریب رفقا کے پاس پہنچ گئے۔

ہم دوسروں کے مقابلے میں اتحاد پارٹی کے زیادہ مداح نہیں ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ اس کا امتیازی خاصہ اتحاد نہیں۔ تاہم اس پارٹی کا دعوے بحال رہتا ہے۔ کہ یہ غیر فرقہ دار بنیادوں پر مبنی ہے۔ اور بعض ہندوؤں اور سکھوں کی تائید و حمایت بھی اسے حاصل ہو سکتی ہے۔ سر فضل حسین نے لارڈ لنلتھگو کے اس دعوے سے اختلاف کیا تھا۔ کہ وہ تمام قوموں میں توازن قائم رکھ سکتے ہیں لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ سر فضل حسین کی پارٹی غیر فرقہ دار ہے۔ اور وہ یہ دعوے کر سکتے ہیں کہ ہندوؤں اور سکھوں کو ان کی پارٹی میں شامل ہو کر اس پر اثر ڈالنے سے کوئی چیز باز نہیں رکھ سکتی۔ اس کے برعکس مسٹر جناح کی پارٹی خالصۃً فرقہ دار پارٹی ہو گی۔ اس میں اگر کوئی خوبی سمجھی جا سکتی ہے۔ تو اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ مسٹر جناح اس پارٹی میں موجود ہوں گے۔

یہ ایک عجیب معاملہ ہے۔ اور اس پر غور و فکر کرنا ناخوشگوار ہے۔ کہ مسٹر جناح کے گزشتہ حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ ان کے اس نئے فرقہ دار اقدام کے لئے کوئی وجہ جواز تلاش کرے۔ تاہم مسٹر جناح کے لئے عزت و احترام کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کی مجوزہ پارٹی بھی ویسی ہی شدید فرقہ دار پارٹی ہو گی۔ جیسی کہ اس وقت تک ہمارے سامنے آتی رہی ہیں بلکہ کہنا چاہیئے۔ کہ خالص اسلامی پارٹی بنانے کا جو کام اب انہوں نے شروع کیا ہے۔ وہ اس فرقہ داری کی بنیادیں مضبوط و مستحکم کر دیگا جسے ہم برائی کا سرچشمہ قرار دیتے ہیں۔ مسٹر جناح کا یہ استدلال ایک شیر خوار بچہ کو بھی مطمئن نہیں کر سکتا۔ کہ وہ اس لئے فرقہ دار پارٹی بنا رہے ہیں۔ کہ موجودہ دستور کے ماتحت تمام قومیں جداگانہ انتخاب کے ذریعہ سے نمائندے منتخب کریں گی۔ لیکن انتخاب کے بعد ان کی پارٹی دوسروں کے ساتھ اتحاد کرے گی سوال یہ ہے۔ کہ مسٹر جناح کی خالص اسلامی پارٹی انتخابات میں کس بنیاد پر کام کرے گی۔ اگر مسٹر جناح نے اپنی اعلےٰ حیثیت کو کسی خاص غرض کے لئے استعمال کرنا چاہا ہے۔ تو وہ یہی ہے کہ فرقہ دار فیصلے کے لئے ہر قسم کی تائید کا بندوبست کیا جائے۔ اقوام کے درمیان توازن قائم رکھنے کے متعلق وائسرائے کے اعلان سے اختلاف میں مسٹر جناح نے سر فضل حسین کے مقابلے میں بھی زیادہ تیزی اور شدت سے کام لیا۔ اس بناء پر مسٹر جناح اور ان کے ساتھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ مسلم ووٹر سمجھیں گے۔ کہ مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کے بہترین ضامن مسٹر جناح ہو سکتے ہیں۔ یا ان کا پارلیمنٹری بورڈ۔ مسٹر جناح کا گروپ اپنے حق میں مسلم ووٹروں کے سامنے اس کے سوا کچھ پیش نہیں کر سکتا۔

ہم اعتراف کرتے ہیں۔ کہ مسٹر جناح ترقی پسند لیڈر ہیں۔ ہم ہزار مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ ان کی پبلک سپرٹ اور عدیم النظیر شخصی دیانت کے لئے ہمارے دل میں ان کے لئے زیادہ سے زیادہ احترام ہے۔ لیکن یہ احترام ہماری اس رائے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ کہ انہوں نے جو عجیب و غریب گروہ اپنے ارد گرد جمع کر لیا ہے۔ وہ نقصان رسانی کے عناصر سے لبریز ہے۔ اور اس سے صرف شر پیدا ہو سکتا ہے۔ مسٹر جناح کی ذات کے سوا اس میں اچھائی کا کوئی پہلو موجود نہیں۔ ہر قسم اور ہر صنف کے آدمی زبردستی اکٹھے کر لئے گئے ہیں۔ اسی لئے ہم نے کہا تھا۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ مسٹر جناح کا تازہ اقدام ناقابل فہم اور تشویش انگیز ہے۔ مسلم پارلیمنٹری بورڈ کانگرس کی ایک ناقص اور غیر دانشمندانہ نقالی ہے۔ کانگرس متعدد عناصر کی جماعت ہے۔ اس کی پالیسی صاف اور واضح ہے جسے صوبجاتی ضروریات یا شخصی مفاد کے لئے استعمال کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے برعکس مسٹر جناح کی پارٹی میں سے چھ ممبر بھی ایسے پیش نہیں کئے جا سکتے۔ جن کے سیاسی خیالات وہی ہوں جو مسٹر جناح کے ہیں۔

مسٹر جناح نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے آزادی کا لفظ استعمال کیا تھا۔ بے شک اس لفظ سے مسٹر جناح کے پیش نظر وہ مفہوم نہ تھا۔ جو ہم سمجھتے ہیں۔ تاہم صاحب موصوف نے یہ لفظ کسی ذاتی غرض کے لئے استعمال نہیں کیا تھا۔ مسٹر جناح کی ذات کے ساتھ کوئی شخص ایسی بات منسوب کرنے کی جرأت نہ کرے گا۔ لیکن ہم مسٹر جناح سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ وہ مہربانی فرما کر ان تمام آدمیوں کے نام بتا دیں۔ جو ان کی مجوزہ جناب میں مجالس وضع قوانین کے اندر اور باہر ان کا ساتھ دیں گے ہو گا یہ کہ مسٹر جناح حسب دستور تنہا رہیں گے۔ بے شک وہ متحدہ مسلم پارٹی کے لیڈر سمجھیں جائیں گے۔ لیکن ان کے تمام رفقاء مختلف سمتوں کی طرف دوڑنا شروع کر دیں گے۔ اور شاید مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کے صادر کردہ فرقہ دار فیصلے کے سوا کسی چیز پر متحد نہ ہو سکیں گے۔ یہ امید ہے خواہ وہ کتنی ہی کم حیثیت کیوں نہ ہو۔ کہ شاید کسی وقت باہمی سمجھوتہ سے فرقہ وار فیصلہ بدل جائے۔ مسٹر جناح کی پارٹی اس امید کے برآنے میں سب سے بڑی روکاوٹ کا کام دیگی ہمارا مدعا یہ نہیں۔ کہ مسٹر جناح اتحاد نہیں چاہتے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ صاحب ممدوح کی پارٹی انہیں اپنی رائے کے سامنے جھکائے رکھے گی۔ اور فرقہ وار معاملات میں مسٹر جناح کی روش زیادہ سخت ہو جائیگی۔ ان حالات میں ہم مسٹر جناح کی مساعی کے متعلق کوئی کلمہ خیر کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہمیں قطعاً شبہ نہیں۔ کہ انکی پارٹی خود اپنی لغویت کے بوجھ کی وجہ سے ٹوٹ جائے گی۔ اگر یہ پارٹی اپنے بانی کے تصور کے مطابق متحدہ حیثیت میں کام نہ کرے۔ تو ہم سے بڑھ کر اس پر کوئی خوش نہ ہو گا۔

(انگریزی روزنامہ سٹیٹسمین)

ڈاکٹر انصاری کا انتقال

ہندوستان کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سُنی گئی ہے۔ کہ ڈاکٹر انصاری ڈیرہ دُون سے دہلی کو واپس آتے ہوئے بجنور کے قریب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ ڈاکٹر صاحب سیاسی لیڈروں میں چوٹی کے لیڈر اور ملک و قوم کے سچے خدمت گزار تھے۔ انہوں نے اپنی ساری طاقت اور ہمت کانگرس کا وقار مسلمانوں میں قائم کرنے اور مسلمانوں کو اس کی طرف مائل کرنے میں صرف کر دی۔ انہیں اس میں کسی قدر کامیابی بھی ہوئی۔ مگر آخر تنگدل ہندوؤں نے ان کو ناامید کر دیا۔ اور اب وہ کچھ عرصہ سے عملی طور پر علیحدگی اختیار کر چکے تھے۔ بہرحال آپ ہندوستان کے ایک قابل سپوت تھے۔ مسلمان جن میں پہلے ہی قابل اور بے غرض لیڈروں کی کمی ہے۔ اس کمی کو نہایت شدت کے ساتھ محسوس کریں گے:

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ لیگوس (مغربی افریقہ) سے بذریعہ تار ایک مقدمہ میں جو ان انہیں درپیش ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب جماعت تہ دل سے اس مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھتا ہوں۔ کہ میری لڑکی صالحہ بی بی ۷ مئی کو چند دن بعارضہ ہیضہ بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ احباب دعا نعم البدل فرمائیں۔ ہادی علی از رامپور (۳) خاکسار کی ترقی گریڈ اور امتحان منشی فاضل میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار رکن الدین ضلع کوہاٹ۔ (۴) میری اہلیہ دو ہفتہ سے مرض نمونیہ نہایت شدید طور پر مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت مشکلات میں ہوں۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

عدیس آبابا سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک احمدی مجاہد کا مکتوب

جنگ حبشہ کے چشم دید حالات اور واقعات

ابی سینیا کو بدنظمی اور بے انتظامی نے تباہ کیا

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جو تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے افریقہ روانہ ہوئے تھے۔ اٹلی کے حبشہ پر حملہ آور ہونے کے بعد طبی خدمات سرانجام دینے کے لئے ابی سینیا چلے گئے۔ اور متعدد مواقعات پر انہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر انسانی ہمدردی۔ اور خدمتِ خلق کا بہترین ثبوت دیا۔ حال میں انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا ہے۔ جس میں جنگ کے دلچسپ حالات لکھے ہیں۔ یہ عریضہ احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضرت سیدی و مولائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس خط میں مختصر حالاتِ جنگ جن میں سے مجھے گزرنا پڑا حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں:۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اطالین کے نرغے سے محض اپنے خاص فضل سے بچایا۔ ۲۷۔۲۸ فروری کی رات کو افواج ابی سینیا نے جو راس کھاسا اور راس سیوم کے ماتحت تھیں۔ قریباً ۵۰ ہزار سے زیادہ کی تعداد میں اطالین کیمپ موضع ٹمبنیان میں جا کر جنگ کی۔ ہم پہاڑ کے پیچھے بیٹھے ہوئے زخمیوں کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ راس کھاسا کی فوج نے اطالین سے غصب شدہ زبردست توپوں سے فائر کرنا شروع کیا۔ اور پہاڑ کے عقب میں اطالین سے غصب شدہ مشین گنوں سے لوگیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اور تینوں کیمپوں پر سیاہ لوگوں نے خود جا کر اطالین کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ جس کے نتیجے میں ہمارے دیکھتے دیکھتے اطالین افواج پسپا ہوئیں۔ کیونکہ جو Search Light ہمارے کیمپ کے اوپر اطالین پھینکتے تھے وہ آہستہ آہستہ مدہم ہوتی گئی۔ اور کئی میل دور چلی گئی۔ ہم خوش ہوئے۔ کہ ظالم سفید فوج بھاگ رہی ہے۔ راس کھاسا شمال کی طرف اور راس سیوم جنوب کی جانب حملہ آور تھے۔ ایک ماہ کی سخت بمباری سے تنگ آ کر جنگ شروع کی گئی۔ ورنہ راس کھاسا مثل پادری کے گھر بیٹھنے کا عادی ہے۔ سپاہیانہ رُوح نہیں رکھتا۔ جنگ سے قدرتاً اسے نفرت ہے۔ شمالی اور مغربی ابی سینیا میں رسوخ رکھنے۔ اور مینلک سابق بادشاہ کے خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ۵۰ ہزار لشکر اکٹھا کر کے لایا تھا۔ ایسا ہی راس سیوم ۳۰ ہزار اور اطالین ۴۰ ہزار کے قریب ہونگے۔ دو دن جنگ شدید جاری رہی۔ ہمارے پاس زخمی آتے گئے۔ اور ہم ان کی مرہم پٹی کرتے گئے۔

اطالین سپاہ نے اب رنگ بدلا۔ اور تین کیمپ ملا کر ایک بڑا کیمپ مقابلہ کے لئے بنانے لگے۔ نیز مکالے سے جو اطالین کا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے کمک آنی شروع ہو گئی۔ اب راس کھاسا نے نامعلوم کس وجہ سے حکم دیدیا۔ کہ سپاہ واپس ہٹ جائے سو ہمیں بھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر واپس بھاگنا پڑا۔ راس کھاسا نے وعدہ کیا تھا۔ کہ بذریعہ خچر ہمارے ہسپتال کا سامان اور مریضوں کو اٹھوا کر لایا جائے گا۔ لیکن اکثر حبشی وعدے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جن پر اعتبار نہیں ہو سکتا۔ ہم کئی ہزار روپیہ کا سامان اپریشن۔ ادویات۔ ہر قسم کا سرجیکل ڈریسنگ۔ کھانے پینے کے بھرے ہوئے صندوق خیمہ جات۔ اپنے سامان لباس پوشاک بستر وغیرہ چھوڑ کر واپس بھاگے۔ اب راستہ پہاڑ میں سے تنگ تھا۔ اور قریباً ساٹھ ہزار کے لشکر کا گزرنا کار دارد تھا۔ سو رات کو چلتے چلتے تھک گئے۔ صبح بھی دن بھر چلتے رہے سوائے دو تین گھنٹے کے۔ اُوپر کی چوٹیوں سے اطالین نے مشین گنوں سے فائر شروع کیا۔ لیکن ہم چونکہ وادی کے بیچوں بیچ چل رہے تھے ہمارے اوپر فائر کا نشانہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس ضمن میں یہ بھی ذکر کر دوں۔ کہ ایک دن میں اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرتے کرتے سو گیا۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضور بذریعہ ہوائی جہاز اترے ہیں۔ اور میں نے آپ سے معانقہ کیا ہے حضور نے تسلی دی ہے۔ دوسری دفعہ میں ایک روز دیکھا کہ خاکسار بخیریت خرام (خرم) بخیریت پہنچ گیا ہے۔ اور وہاں سے بذریعہ موٹر عدیس آبابا آ گیا۔ میں نے سب کو یہ خواب سنا دیا۔ کہ مجھے تسلی دی گئی ہے۔ اور میں بخیریت بفضلہ تعالیٰ نکل جاؤں گا۔ اور یہ کہ میرا مذہب زندہ ہے۔ زندہ خدا اپنی کرتا ہے غمگینوں کو تسلی دیتا ہے۔ اور دُعا سنتا ہے

دوسرے روز چلتے چلتے میرا ساتھی دُوسرا ڈاکٹر ہمارے ہسپتال میں صرف ہم دو ڈاکٹر تھے ایک جرمن اور ایک خاکسار) تھک گیا۔ ایسا ہی ایک مددگار برٹش مین بھی تھا۔ اس نے کہا۔ کہ میں تو اطالین کے پاس جاتا ہوں۔ مجھ سے پہاڑ میں پیدل چلا نہیں جاتا۔ اگر پتہ ہوتا۔ تو ولایت سے نہ آتا۔ آخر شام کو ہم سخت پیاسے ہو گئے۔ مگر پانی نہ ملا۔ برٹش مین لاچار ہو گیا۔ فوج آگے نکل گئی ہم تین آفیسر معہ ۳۰ معاون لڑکوں کے راستہ بھول گئے۔ راس کھاسا نے قطعاً ہماری پرواہ نہ کی وُہ خود اپنی جان بچا کر نکل گیا۔ تب میں نے پھر دُعا کی سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بارش اور ٹھنڈی ہوا بھیج دی۔ پھر دُور سے اپنی فوج نظر آئی۔ اس کے بعض سپاہیوں نے ہمیں اطالین یا ٹاکو سمجھ کر فائر کرنا شروع کیا۔ ہم نے ہیلی سلاسی شاہ ابی سینیا کی وفاداری کی قسم بلند آواز سے کھائی۔ تب ہم پر اعتبار کر کے فائر بند کیا گیا۔ آخر رات کے ۱۲ بجے ایک جگہ سو گئے۔ اور علی الصبح پھر پہاڑوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ تین ہوائی جہازوں نے ہمارے عین اوپر ایسی سخت بمباری کی۔ کہ ہمارے سامنے خچریں تڑپ تڑپ کر مرنے لگیں۔ بلغت القلوب الحناجر کا نظارہ تھا۔ اور بقول الامتحانات ابتلا ء کا ٹھیک وقت تھا۔ اس وقت زخمی کہتے تھے کاش ہم مر جائیں۔ کیونکہ اب ڈاکٹر بھی کوئی دوائی اور پٹی نہیں رکھتے۔ سب سامان پیچھے رہ گیا تھا۔ تیسرے روز یہ مشہور ہو گیا۔ کہ اطالین ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔ تا کہ راس کھاسا اور راس سیوم قید کر لیں۔ انہوں نے تین اطراف سے پہاڑ اور وادی کو گھیر لیا ہے۔ راس کھاسا نے اپنے کپڑے ہمارے سامنے پھاڑ ڈالے۔ اور روپیہ تقسیم کر دیا اور سب کچھ پھینک دیا۔ اس نازک وقت میں پھر میں نے خواب سنایا۔ کہ میں تو آرام سے نکل جاؤنگا۔ اس وقت جو میرے ساتھ چند یوروپین تھے انہیں یقین نہ آیا۔ کہ دُعا سننے والا خدا بھی ہے میں نے کہا۔ میں یسوع پھانسی پر لٹکنے والے خدا کا نہیں۔ بلکہ رب العالمین سے دُعا کرتا ہوں۔ دو دن کے بعد ہمیں پانی میسر آیا۔ وُہ بھی ایک روپیہ میں ایک بوتل۔ وہ بوتل لے کر پیا۔ میرے ساتھ ایک جرمن ڈاکٹر اور چار یوروپین تھے۔ سب یوروپینوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ ہم اپنے آپ کو اطالین کے حوالے کر دیں گے۔ خواہ وہ ماریں۔ یا چھوڑ دیں۔ میں نے ان سے کہا۔ میں اپنے پستولوں سے فائر کرتا ہوا اور دوڑتا ہوا قسمت آزمائی کرونگا آخر فیصلہ ہوا۔ کہ سب فوج دو حصوں میں تقسیم ہو کر چپ چاپ رات کو اطالین کیمپ کے بیچوں بیچ سے نکلے۔ چنانچہ ساری رات مارچ کرتے کرتے صبح تک دُشمن کے دو کیمپوں کے درمیان سے نکل کر بڑھنا شروع کیا اور راس کھاسا و سیوم سلامت نکل گئے اور ہمارے اوپر بائیں طرف سے بلند پہاڑی سے ایک زبردست اطالین توپ نے بہت بڑا گولہ چلانا شروع کیا لیکن وُہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ کیونکہ ہم پہاڑی کے دامن کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے اور گولہ کچھ فاصلہ پر گرتا تھا۔ دائیں طرف سے مشین گن کے فائر دو میل سے شروع ہو گئے۔ یہ چیز تھی جو گزند پہنچا سکتی تھی۔ اس سے کئی زخمی ہو گئے اور کئی خچریں ماری گئیں۔ میں اپنے سپاہیوں سے بلکہ فوج میں سے سب سے اگلے آدمیوں کے ساتھ ساتھ تیز بھاگتا ہوا ۱۵ میل دوڑ لگا کر بفضلہ تعالیٰ صحیح سلامت نکل گیا۔ آخر باقی فوج کا حصہ جنگ کرتے کرتے نکلا۔ شام کو تمام فوج معہ راس کھاسا و سیوم

اسلامی ممالک کی دلچسپ اور اہم کوائف

(ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات)

انگلستان اور مصر کی گفت و شنید کے متعلق قیاس آرائیاں

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مصر اور انگلستان کے درمیان ان دنوں جو سیاسی افہام و تفہیم ہو رہی ہے۔ اور جو ابھی تکمیل پذیر نہیں ہوئی۔ بعض مصری جرائد میں اس کے متعلق قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ مصر کے فوجی مسئلہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ تمام برطانی افواج قاہرہ اور دوسرے مقامات سے ہٹالی جائیں گی۔ اور نہر سویز کے نزدیک ان کو رکھا جائے گا۔ سکندریہ جدید فوجی مستقر بنایا جائے گا۔ جہاں تمام فوجی ذخائر رکھے جائیں گے۔

مصر کی مغربی سرحد کے لئے ایک اور فوجی چھاؤنی مرسا مترو کے مقام پر قائم کی جائے گی جس کا سکندریہ سے بذریعہ ریل اتصال کر دیا جائے گا۔ خرطوم میں متعین برطانوی فوج کو ایک ڈویژن اور متعدد ٹینک بھیج کر زیادہ مستحکم کر دیا جائے گا۔

مصر میں ایک ریلوے لائن کی تکمیل

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار الاہرام لکھتا ہے۔ کہ فوکا سے مرسا مترو تک ریلوے لائن بالکل مکمل ہو گئی ہے۔ جس سرعت کے ساتھ یہ لائن تعمیر ہوئی ہے۔ وہ انجینیرنگ کا ایک نہایت حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ شدت گرما کے باعث مزدوروں کے چار گروپ باری باری کام کرتے تھے اور کارکنوں کو شدید آندھیوں سے بچانے کے لئے اکثر اوقات انہیں گیس کے نقاب استعمال کرنے کے لئے دیئے جاتے تھے۔

یہ نئی ریلوے لائن ایک اہم فوجی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے ذریعہ برطانی اور مصری افواج نہایت عمدگی اور سرعت کے ساتھ سوڈان اور لیبیا کی سرحد کے قلعوں میں اپنے دستے بھیج سکیں گی۔

یہودیوں کو عربی پڑھنے کی تلقین

تل ابیب (بذریعہ ہوائی ڈاک) ماشیل اقتاف جو یہودیوں کے روزانہ اخبار Davar کے مضمون نویس ہیں۔ اور ملک میں عربوں کے متعلق مسائل میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ یہودی پریس میں یہودی نوجوانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ عربی سیکھیں۔ تاکہ وہ خود بخود عربوں کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں۔ اس اپیل میں لکھا ہے۔ ”وہ وقت قریب ہے۔ کہ اہل یہود اور عرب معاشرتی لحاظ سے اور اقتصادی اور تمدنی میدان میں ایک دوسرے سے متحد ہو جائیں گے۔ اور یہ مقصد صرف زبان کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے“

معلوم ہوا ہے کہ اس اپیل کے نتیجہ میں فلسطین مزدور فیڈریشن نے عربی زبان تاریخ اور تمدن کی تعلیم کے متعلق ایک خاص کورس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

صنعتوں کے فروغ کے لئے حکومت ترکیہ کی تجاویز

ترکی میں صنعتی کانگرس کے افتتاح کے موقعہ پر ترکی کے وزیر اقتصادیات نے ملک میں دوسری پنج سالہ تجویز کو رائج کرنے کے متعلق صنعتی پروگرام پر بہت زور دیا۔ انہوں نے بیان کیا۔ سب سے پہلے میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ صنعتی ترقی کا تجارت درآمد کے محاصل پر کیا اثر ہوا ہے یہ قدرتی بات ہے کہ صنعت کی ہر وہ شاخ جو ایک دفعہ قائم کی جائے۔ اس چیز کی تجارت درآمد پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس سے محصول مد آمد میں لازمی طور پر تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جب سے ملک میں کھانڈ بنانی شروع ہوئی ہے۔ محصول درآمد میں ۱۴ ملین ترکی لیرہ کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ اسی طرح جب ملک میں روئی کی صنعت رائج ہو جائیگی۔ تو اس سے بھی محصول درآمد میں کمی واقع ہوگی۔

لیکن اگر بجٹ کی کل آمدنی کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس صنعتی تحریک کی وجہ سے اس میں ۱۹۳۵ء کے دوران میں ۲۰۱ ملین لیرہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ محصولات درآمد میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ تاہم صنعتی سرگرمیوں کے باعث ملک کے کاروبار میں جو مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس سے یہ کمی پوری ہونی شروع ہو گئی ہے۔

ملک کی مالی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ اور مالیات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ان امید افزا حالات کے مقابلہ میں محاصل درآمد میں کمی کا سوال اپنی اہمیت کھو رہا ہے۔ مالی حالات کے متعلق مہارت رکھنے والے لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب صنعت کی کسی شاخ میں کوئی کارخانہ خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا کاروبار شروع کرتا ہے۔ تو اس سے ہماری سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ ملکی ٹیکس وغیرہ نہایت آسانی اور عجلت سے ادا کرتے ہیں۔ اس طرح ظاہر ہے صنعتی ترقی کی تحریک کے متعلق ہر اقدام ہمیں زیادہ مضبوط اور مستحکم بنانے کا موجب ہوتا ہے۔

حکومت عراق اور برطانی آئل کمپنیاں

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) برٹش آئل کمپنی کے بعض ڈائرکٹر چند دنوں سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی آمد کے نتیجہ میں محاصل تیل کا مسئلہ گہری دلچسپی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت عراق کو کمپنی کی ادائیگی چند مہینوں سے معرض التوا میں ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کمپنی نے حکومت سے درخواست کی تھی۔ کہ اسے تین ماہ کی مہلت دی جائے۔ اور اس عرصہ کے دوران میں اس نے واجب الادا رقم پر سود دینا منظور کر لیا تھا۔ لیکن مقررہ میعاد گزر جانے کے بعد بھی وہ رقم ادا نہیں کی گئی۔

عراق کے بعض حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ کمپنی کی اس تعویق کی وجہ سے حکومت نے کمپنی کی اس درخواست پر کہ تعیرہ کے تیل کے چشموں سے لے کر Tell Kotchek تک جو شامی سرحد پر واقع ہے ریلوے لائن تعمیر کرنے کے لئے گفت و شنید شروع کی جائے۔ غور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کمپنی کے دوسرے معاملات پر غور کرنے سے بھی پہلوتہی کی جا رہی ہے

حکومت مصر اور سعودی عرب

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) بوڈاپسٹ کے ایک اخبار Pester Lloyd کا نامہ نگار مقیم قاہرہ اخبار مذکور کو بذریعہ برقیہ اطلاع دیتا ہے۔ کہ حکومت مصر سعودی عرب کے نمائندگان سے دونوں ملکوں کی باہمی مشکلات کے ازالہ کے لئے مذاکرات شروع کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ مذاکرات کا ایک نہایت اہم پہلو یہ ہوگا۔ کہ سعودی عرب کو ایک مکمل اور آزاد مملکت تسلیم کیا جائے مصری زائرین کے مسئلہ کے متعلق اختلافات جو اس وقت تک ناپسندیدہ کشیدگی کا موجب بنے رہے ہیں۔ ان کا بھی مستقبل قریب میں تصفیہ کیا جائے گا۔ کیونکہ سلطان ابن سعود نے اس معاملہ کے متعلق بحث و تمحیص کرنے کے لئے مصر کی دعوت کو بخوشی منظور کر لیا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد اور مقامی کارکنان تبلیغ کا فرض

جیسا کہ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ احباب اپنے اپنے علاقہ میں پبلک جلسے منعقد کریں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں بعض جماعتوں نے جلسے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ بوجہ اس کے کہ آجکل دیہات میں فصل کی کٹائی کا کام ہو رہا ہے شہری جماعتوں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ مئی اور جون میں جلسے کر کے نظارت کے کام کو آسان کریں۔ اس وقت مبلغین آسانی سے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ دیہاتی جماعتیں جب فارغ ہوتی ہیں۔ تو ان کے مطالبات کی وجہ سے نظارت کے لئے مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ بیک شہروں اور دیہاتوں کے مطالبہ کو پورا کرے علاوہ ازیں احباب کو چاہیئے کہ نظارت سے مبلغین کا مطالبہ کرتے وقت جماعت کے دیگر ایسے افراد کے لئے بھی اپنے جلسوں میں موقعہ پیدا کریں۔ جو بفضلہ تعالیٰ عمدہ سے عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں میرے پاس ضلع وار ایسے معززین کی فہرست موجود ہے۔ اور عام طور پر ضلع کے احباب بھی انہیں جانتے ہیں۔ اور اگر نظارت مبلغین کو تعین کرتے وقت ان میں سے کسی مقرر کو نامزد کرے۔ تو احباب کو ایسے

ملک فیروز خانصاحب نون ہائی کمشنر فار انڈیا

۹ مئی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور وائسرائے ہند نے اپنی مجلس انتظامیہ کے مشورہ اور وزیر ہند کی پسندیدگی سے ملک فیروز خاں صاحب نون کو لنڈن میں ہندوستان کا ہائی کمشنر مقرر کیا ہے۔ آپ پہلے پنجابی مسلمان ہیں۔ جو اس عہدہ جلیلہ پر مقرر کئے گئے ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں سر میلکم ہیلی نے آپ کو پنجاب کا وزیر مقرر کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۴ سال تھی۔ آپ سب سے پہلے وزیر تھے۔ جو اس عمر میں صوبجاتی وزارت کے عہدہ پر مقرر کئے گئے۔ ۱۹۲۷ء سے آج تک آپ وزارت کے عہدہ پر فائز چلے آرہے ہیں۔ ۱۹۲۰ء میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ اور اس کے بعد کونسل کے ہر انتخاب میں کامیاب ہوتے گئے۔

سر فیروز خاں نون کے والد نواب محمد حیات خانصاحب نون کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ جس کا ذکر آپ نے حیات نورالدین میں یوں کیا ہے "میرے ایک دوست تھے جن کی عمر اسی برس کے قریب تھی۔ میرے ساتھ وہ بڑی ہی محبت کا برتاؤ کیا کرتے تھے۔ میں نے ان کو بہت ترغیب دی۔ کہ آپ شادی کرلیں مگر وہ مضائقہ کرتے تھے۔ میری وجاہت بھی ان کے دل پر بڑی تھی۔ آخر مجھ سے کہا۔ مجھے تحریک شہوانی ہوتی ہی نہیں۔ میرا خیال تھا۔ کہ ایک باکرہ نوجوان سے شادی کی۔ تو اولاد ہو جائے گی۔ لیکن ظاہر میں میں نے سم الفار۔ پارہ۔ افیون کا مرکب معجون فلاسفہ کے ساتھ دیا۔ انہوں نے شادی بھی کرلی۔ اللہ تعالےٰ کے عجائبات قدرت میں سے ہے۔ کہ ان کے گھر میں حمل ہو گیا۔ اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ تو وہ بہت ہی خوش ہو گئے۔ چونکہ بہت بڑے امیر تھے۔ میں نے کہا۔ اس لڑکی کو آپ کسی اور کا دودھ پلوائیں لیکن اس کو انہوں نے مانا نہیں۔ بہرحال دوسرے سال پھر حمل ہوا۔ اور لڑکا پیدا ہوا۔ جو اب اللہ کے فضل سے محمد حیات نام اکسٹرا اسسٹنٹ ہے۔ اور مجھے ہمیشہ چچا ہی لکھا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی حیات میں بہت برکت دے۔ وہ میرے نہایت ہی پیارے دوست کی یادگار ہے۔ میری طبی آمدنی اس وقت اتنی قلیل تھی۔ کہ ہم میاں بیوی دونوں کے لئے بھی گونہ مشکلات پڑ جاتے تھے جب ان کے لڑکا پیدا ہوا۔ تو انہوں نے بعض آدمیوں کو میرے پاس روانہ کیا۔ میری حالت تو خود بہت کمزور تھی۔ مگر کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑا پھر ایک دفعہ میں چھاؤنی شاہ پور گیا۔ وہاں سے کچھ روپے مجھے مل گئے۔ اس خیال سے کہ انہوں نے کچھ مجھے مالی امداد نہیں دی۔ ان کے گاؤں میں چلا گیا۔ وہ اپنے گاؤں کے بہت سے لڑکے جو ان کے لڑکے کے قریب قریب پیدا ہوئے تھے۔ جمع کرکے لائے۔ اور سب کو کہا۔ کہ تم سلام کرو۔ مجھے ان لڑکوں کی تعداد اور اپنی جیب کے روپوں میں کچھ مناسبت معلوم نہ ہوئی۔ تو میں نے جو کچھ میری جیب میں تھا۔ سب کچھ ان کے لڑکے کو دیدیا۔ اس کو انہوں نے فال نیک سمجھا۔ گویا یہ لڑکا امیر ہوگا۔ اور باقی لڑکے اس کے دست نگر رہیں گے۔ اس کے ہاتھوں سے ان بچوں کو تقسیم کرادیا۔ جب میں گھر میں پہونچا۔ تو میرے ایک مکرم دوست اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ جو میری آسائش کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ حکیم فضل الدین صاحب ان کا نام تھا۔ اور قسم قسم کی امدادوں میں وہ لگے رہتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ یہ تو یوں کچھ نہیں دیتے آپ اس لڑکے کے لئے لباس بنوا کر بھیجدیں۔ وہ لباس بمبئی میں تیار کرایا گیا۔ جیسا وہ قیمتی تھا ویسا ہی وہ عمر کے لحاظ سے جوان آدمی کے قابل تھا۔ وہ لباس کسی آدمی کی معرفت ان کو بھیجدیا۔ اس لباس کی وسعت مقدار کو دیکھکر اس رئیس نے یہ تفاول لیا۔ کہ یہ لڑکا جوان ہوگا۔ اور وہ لباس اس جوانی کے وقت کے لئے محفوظ رکھا۔ جب وہ آدمی واپس آیا۔ تو میں نے حکیم فضل الدین سے کہا۔ کہ مال کا نام قرآن کریم نے فضل رکھا ہے۔ یہ فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ مجھکو تو یہ فائدہ حاصل ہوا ہے کہ میں مخلوق پر قطعاً اب بھروسہ نہ کرونگا۔ اور خدا تعالےٰ اپنے خاص کارخانہ سے رزق بھیجیگا۔ اور میں آئندہ ارادہ بھی نہ کرونگا۔ کہ کسی کو نسخہ دوائی دوں یہ ایک امارت اور دولتمندی کی راہ تھی۔ جو مجھ کو اس دن عطا ہوئی۔ الحمد للہ رب العلمین"

یہ محمد حیات اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر وہی تھے۔ جو سر فیروز خان نون کے والد ہیں اور لاہور کے کمشنر ہو کر ریٹائر ہوئے ہیں آجکل وہ کونسل آف سٹیٹ کے ممبر ہیں۔ پنجاب کے چوٹی کے رؤسا میں سے ہیں۔

نواب محمد حیات خان صاحب ۱۹۲۹ء میں لاہور ڈویژن کے کمشنر تھے۔ ان کو گورنمنٹ نے ایک اعلےٰ خطاب دیا۔ میں نے مبارکباد کا خط لکھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا۔ کہ مجھے آپ کے خطاب سے اس لئے خوشی بھی ہوئی کہ آپ کا اور آپ کے والد محترم کا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بہت تعلق تھا۔ انہوں نے آپ کے والد ماجد کو دوا کے ساتھ دعا بھی دی تھی۔ جو قبول ہوئی۔ نواب محمد حیات خانصاحب نے مجھے لکھا۔ کہ آپ کے خط سے مجھے بیحد خوشی ہوئی۔ والد بزرگوار اور حضرت مولانا مرحوم کے جو تعلقات دلی محبت کے تھے۔ مجھے کبھی نہیں بھول سکتے۔ اور مجھے آنعزیز کے ملنے اور دیکھنے سے خاص خوشی ہوگی۔

اس کے بعد نواب صاحب نے مجھے اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی۔ اور میں ان کے وطن نور پور نون متصل بھیرہ گیا۔ جب نواب صاحب کی ہمشیرہ کو میری آمد کی اطلاع ہوئی۔ تو وہ بے حد خوش ہوئیں۔ اور انہوں نے مجھے نقدی اور پارچات تحفۃً دیئے۔ میں دو دن وہاں رہا۔ سر فیروز خان مجھ سے بے حد محبت سے پیش آتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نون خاندان میں سے ایک معزز اور باوقار شخصیت کو خدا تعالےٰ نے احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور وہ جناب ملک صاحب خانصاحب نون ہیں۔ جو آجکل ڈپٹی کمشنر ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس خاندان کو اس بزرگ کے نقش قدم پر چلائے جس کی بدولت اللہ تعالےٰ نے اس کی نسل قائم کی۔

(عبدالوہاب عمر)

جدید کمیٹی مکانات قادیان
کے متعلق
اعلان

جملہ حصہ داران جدید کمیٹی مکانات قادیان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بعض وجوہات کے ماتحت ماہ اپریل ۳۶ء کی بجائے مئی ۳۶ء سے اقساط کمیٹی حصہ داران وقسم اغراض مشترکہ شروع کی جائے گی۔ جملہ حصہ داران ۲۰ مئی تک اپنے حصہ کی رقوم جناب محاسب صاحب کے نام بدیں تصریح بھیجدیں۔ کہ یہ رقوم جدید کمیٹی مکانات کی ہیں۔

(سیکرٹری جدید کمیٹی مکانات۔ قادیان)

زراعتی تعلیم کی اہمیت

آج کل جبکہ سرکاری ملازمت کا پیمانہ تنگ ہو گیا ہے۔ کسی موزوں پیشہ کا انتخاب بالعموم آسان نہیں رہا۔ والدین اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ناکام رہتے ہیں۔ یہ بدلے ہوئے حالات کا نتیجہ ہے۔ جب تک تعلیم یافتہ اشخاص کی تعداد نسبتاً کم رہی۔ معمولی تعلیم یافتہ شخص کو بھی سرکاری ملازمت فوراً مل جاتی تھی۔ عوام کے نزدیک تعلیم اور سرکاری ملازمت لازم و ملزوم بن گئے۔ لیکن تعلیم کی ترقی و توسیع کے ساتھ حکومت کے لئے یہ ناممکن ہو گیا۔ کہ وہ سارے پڑھے لکھے لوگوں کو ملازمت دے۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ لوگوں کو معلوم نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو کیسی تعلیم دیں۔ بالفاظ دیگر دوسروں کی تقلید کرنے کی بجائے اب ہر شخص انفرادی طور پر سوچتا ہے۔ اور اپنے بچوں کے لئے موزوں تعلیم کا انتظام کرتا ہے۔

پہلے خصوصی تعلیم کا دائرہ بہت محدود تھا۔ اس میں انتخاب کی بہت کم گنجائش تھی۔ جس کا ایک نتیجہ یہ تھا۔ کہ کسی خاص پیشہ میں قابلیت پیدا کرنے کے لئے تعلیمی نصاب کم تھا۔ اب حالات سرعت سے بدل رہے ہیں۔ اور نظام تعلیم کی جدید تنظیم کی ضرورت مسلمہ ہو گئی ہے۔ لیکن یہ ایک عجیب حقیقت ہے۔ کہ زراعت کی طرف لوگوں نے وہ توجہ نہیں دی۔ جس کی مستحق ہے اور ایسی صورت حال ہندوستان ایسے زراعتی ملک میں بہت ہی تعجب انگیز ہے۔ لوگ زراعتی تعلیم کو شبہ کی نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ بہر حال انہیں اس کی اہمیت کا احساس نہیں اور یوں بھی زراعت کو ایک تعلیم یافتہ آدمی کے شایان شان پیشہ متصور نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن اب ایسی علامات پائی جاتی ہیں۔ جن سے لوگوں کی ذہنیت میں تبدیلی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور انہیں زراعت کی اہمیت کا احساس ہو رہا ہے۔ اب یہ مسلمہ امر ہے کہ ملک کا مستقبل زراعت کی نشوونما و ارتقا سے وابستہ ہے اور چونکہ صنعتی ترقی کا دارومدار زراعت پر ہے اب تو لوگوں کو لازمی طور پر یہ معلوم ہوگا۔ کہ موجودہ حالات میں زراعتی تعلیم کے مقابلہ میں تعلیم کی دوسری اقسام نفع آور ثابت نہیں ہو سکتیں۔ زراعتی تعلیم میں یہ گر ہے کہ علاوہ سرکاری ملازمت نہ ملنے کی صورت میں طالب علم میں خود اعتمادی پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

تعلیم یافتہ نوجوانوں کو کاشتکاری کی ترغیب دینے کی غرض سے گورنمنٹ نے بعض گریجوایٹوں کو زمین عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیاضانہ عطیہ سے کما حقہ متمتع ہونے کے لئے ان گریجوایٹوں سے زیادہ موزوں کون ہو سکتا ہے۔ جو زراعت کے سائنٹیفک طریقوں سے واقف ہیں۔ اس سے گریجوایٹوں کے لئے معاش کا ایک اور دروازہ کھل گیا ہے۔ ان امور کو مدنظر رکھ کر بلاتامل پیش کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ حالات میں زراعتی تعلیم اس ملک کے نوجوانوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ کی انصاف پسندی کا اعتراف

۸ رمئی ۱۹۳۶ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولوی عبد اللہ صاحب احمدی مسجد احمدیہ نارووال میں جلسہ کیا گیا۔ اور مختصر تقریر کے بعد حسب ذیل قرار دادیں پیش ہو کر پاس کی گئیں۔

(۱) احرار پارٹی نارووال نے اپنے جلسہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع سیالکوٹ کے خلاف اور مقامی افسران کے خلاف زیر صدارت شیخ منور الدین ممبر کمیٹی نارووال جو تقریریں کی ہیں۔ وہ سراسر غلط اور متعصبانہ ہیں۔ موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع سیالکوٹ اور سب انسپکٹر صاحب تھانہ نارووال بہت انصاف پسند ہیں۔ جو کارروائی غلام محمد شوخ کے خلاف صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر و سب انسپکٹر صاحب تھانہ نارووال نے کی ہے۔ اس کو ہر مذہب و ملت کے بے لاگ انسان پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس پر جماعت احمدیہ نارووال ان انصاف پسند افسران کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے

دوسری قرارداد یہ پاس ہوئی۔ کہ اس کی نقول گورنر صاحب بہادر پنجاب اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سیالکوٹ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔ اور اخبار الفضل میں شائع کرائی جائیں۔

خاکسار عنایت اللہ سکرٹری جلسہ جماعت احمدیہ نارووال

تندی کا کام سیکھنے والوں کی ضرورت

صیغہ تجارت تحریک جدید کو دو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو تندی کا کام سیکھنا چاہتے ہوں۔ انہیں فی الحال صرف پانچ پانچ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ ان لڑکوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جن کے والدین کپڑا بننے کا کام کرتے ہوں۔ درخواستیں ۲۰ رمئی تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (سیکرٹری صیغہ تجارت تحریک جدید قادیان)

565

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۹ مئی۔ لوگوں نے حبشہ کے ساتھ ہمدردی کے طور پر اطالوی سفارت خانہ کے سامنے مخالفانہ مظاہرہ کیا۔ پولیس نے جلوس منتشر کر دیا۔

لنڈن ۹ مئی۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شاہ حبشہ فی الحال بیت المقدس میں قیام کریں گے۔ کچھ دنوں کے بعد لنڈن جائیں گے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے انہیں کہا ہے کہ مجلس اقوام کے اجلاس سے پہلے لنڈن نہ آئیں۔

کراچی ۹ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل دوپہر میانی روڈ سکھر پر ایک درخت کے نیچے دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا۔ جس سے ایک آدمی کا بازو اڑ گیا۔ اور تین کو شدید چوٹیں آئیں پولیس نے شبہ کی بنا پر دو آدمیوں کو زیر حراست کر لیا ہے۔

شملہ ۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبائی حکومتوں کے نام ایک گشتی مراسلہ بھیجا جائے گا جس میں ثانوی تعلیم اور مسئلہ بیکاری کے متعلق مرکزی حکومت کے نظریئے مندرج ہونگے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ بیکاروں کے لئے سردست نئی ملازمتیں مہیا کرنے کا کوئی امکان نہیں البتہ حکام سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ نظام تعلیم کے اصل نقائص معلوم کریں۔

باریسال ۹ مئی۔ شہر میں زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری منادی کرائی گئی ہے کہ کسان کانفرنس کی جس کا اجلاس کل ہونے والا تھا۔ ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ حکم دو ماہ تک جاری رہے گا۔

پونا ۹ مئی۔ ۲۴ اپریل کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں پولیس نے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ۸۴ مسلمانوں کا چالان کیا ہے۔ ان کے خلاف مجمع خلاف قانون بنانے اور مندر میں آگ لگا دینے کا الزام ہے۔ ۱۲ ہندوؤں کا اس الزام میں چالان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے مسجد کو آگ لگا دی تھی۔

حیدرآباد ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ اعلیٰحضرت حضور نظام حیدرآباد دکن کا جشن سیمیں جو ملک معظم جارج پنجم کی وفات کی وجہ سے ستمبر تک ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب آئندہ جنوری میں منایا جائے گا۔

دہلی ۱۰ مئی۔ ڈاکٹر ایم۔ اے۔ انصاری کے متعلق جن کے انتقال کی خبر کل شائع کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دل کی حرکت بند ہو جانے سے ان کی موت واقع ہوئی۔ ڈیرہ دون سے دہلی آتے ہوئے بجنور کے قریب ڈاکٹر صاحب کو دل کی درد کی شکایت پیدا ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے ملازم کو دوا لانے کے لئے کہا۔ ملازم دوسرے ڈبے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے آنے سے پیشتر ڈاکٹر صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی وصیت کے مطابق جامعہ ملیہ اسلامیہ کے احاطہ میں ان کی نعش کو دفن کیا گیا۔

کلکتہ ۱۰ مئی۔ گذشتہ شب ۴۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے مشرقی بنگال کے اضلاع میں خوفناک آندھی آئی۔ جس کے بعد شدید بارش شروع ہو گئی۔ کلکتہ کے شمالی حصہ کی سڑکیں زیر آب ہو گئیں۔ کلکتہ کے میدان مردہ پرندوں سے اٹے پڑے ہیں۔ بے شمار مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔

شملہ ۱۰ مئی۔ ہر سال موسم گرما میں حکومت ہند کے دفاتر شملہ جاتے ہیں۔ اور اس پر تقریباً ۹ لاکھ روپیہ صرف ہوتا ہے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کا ارادہ ہے۔ کہ کفایت شعاری کے اصولوں پر عمل کر ان اخراجات میں معتدبہ کمی کر دی جائے۔

قاہرہ ۱۰ مئی۔ علی پاشا ماہر وزیر اعظم مصر اور سعودی عرب کے نمائندہ نے ایک معاہدہ مودت پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کی رو سے مصر نے نجد اور نجد نے مصر کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے اور دونوں حکومتوں میں تبادلہ سفراء منظور ہو گیا ہے۔

روما ۱۰ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مارشل بڈوگلیو نے ممالک غیر کے سفیروں سے کہہ دیا ہے کہ انہیں صرف اپنے اپنے ملک کے باشندوں کی دیکھ بھال کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ ورنہ سیاسی مقاصد کے لئے اب ان کا وہاں کوئی کام نہیں۔

روم ۱۰ مئی۔ سولینی نے ایک مجمع کثیر کے سامنے اعلان کیا کہ سرکاری احکام کے ماتحت حبشہ کو مکمل طور پر اٹلی کے ماتحت کر دیا گیا ہے حبشہ پر ایک گورنر جنرل وائسرائے کی حیثیت میں حکومت کرے گا۔ اور اریٹریا اور سمالی لینڈ کے گورنر اس کے ماتحت ہونگے اور مارشل بڈوگلیو حبشہ کا پہلا وائسرائے ہوگا۔

دہلی ۱۰ مئی۔ ملک کے مشہور کانگرسی وغیر کانگرسی رہنماؤں مثلاً پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر ستیہ پال اور ڈاکٹر عالم وغیرہ نے ڈاکٹر انصاری کی ملکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان سے عقیدت اور ان کی وفات پر رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے

امرتسر ۱۰ مئی۔ نیلی پوش والنٹیر محمد اسحٰق کو جسے چوہدری افضل حق ڈکٹیٹر احرار پر گول مٹار پھینکنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ جنیوا میں منعقد ہونے والی لیگ کونسل کی صدارت مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ کریں گے۔ اس لئے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے وہ وہاں ایک دن پہلے پہنچنے کا انتظام کر رہے ہیں۔

ادیس آبابا ۱۰ مئی۔ جدید فوجی ٹریبونل کے سامنے کئی فسادی اور غارت گر پیش کئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے۔ کہ وہ ادیس آبابا میں اطالوی افواج کے داخلہ سے پیشتر لوٹ مار میں مشغول تھے۔ مزید برآں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دو یورپینوں کو ان کی موٹروں میں زندہ جلا دیا گیا ہے۔

ادیس آبابا ۱۰ مئی۔ اگرچہ شہنشاہ حبشہ اپنے ساتھ کثیر خزانہ لے گئے ہیں۔ لیکن بلوائیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ اب بھی محل میں جابجا دفینے موجود ہیں۔ چنانچہ وہ اس کوشش میں ہیں کہ محل کو کھود کر دفینہ تلاش کریں۔ لیکن اطالوی فوجوں کو بھی اس بات کی خبر ہو گئی ہے۔ اور وہ شاہی محل کی نگرانی کر رہی ہیں۔

مانا گوا (امریکہ) یہاں کی ایک عورت کے ہاں ایک ہی وقت میں سات بچے پیدا ہوئے جن میں چار لڑکیاں اور تین لڑکے ہیں ان میں سے چار بچے مر چکے ہیں۔ اور باقی ماندہ دو لڑکیاں اور ایک لڑکا بھی خطرہ میں ہیں۔

شملہ ۱۰ مئی۔ ریلوے اور موٹروں کے مقابلہ کے انسداد کے متعلق موثر تدابیر اختیار کی جانے والی ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اسمبلی کے موسم خزاں کے اجلاس میں موٹر ایکٹ کی ترمیم کی غرض سے ایک تحریک پیش کی جائیگی اس ترمیم پر سنٹرل ٹرانسپورٹ مشاورتی کونسل بھی اپنے ۱۳ جولائی کے اجلاس میں غور و خوض کرے گی۔ پیش ہونے والے قانون کا مسودہ اس کونسل کے اجلاس میں پیش ہوگا۔ اور کونسل کے سفارش کردہ مسودہ بل کی حیثیت سے اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ جو اسی اگست کو منعقد ہوگا۔

کراچی ۱۰ مئی۔ کراچی بار ایسوسی ایشن اور جوڈیشل کمشنر نے مشترکہ طور پر گورنر سندھ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ سندھ کے نظم و نسق میں بہت تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ آئندہ اصلاحات کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے جوڈیشل کمشنر کی عدالت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ میں آئندہ ہائی کورٹ اور دوسرے میں اسمبلی کا قیام عمل میں آئے گا۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ اپریل ۱۹۳۷ء سے سندھ میں ہائی کورٹ قائم کی جائے گی۔

شملہ ۱۰ مئی۔ انڈین قحط کمیٹی کے انتظامیہ بورڈ کا ایک اجلاس زیر صدارت سر جگدیش پرشاد منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ بنگال کے قحط زدگان کی امداد کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ منظور کیا جائے۔

لنڈن ۱۰ مئی۔ کل البرٹ ہال لنڈن میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت انگلستان سے استدعا کی گئی۔ کہ لیگ کے ذریعہ اٹالیہ کے خلاف تعزیری احکام کو اس وقت تک جاری رکھا جائے۔ جب تک اطالیہ جمعیتہ اقوام کی شرائط کو تسلیم نہ کرے۔ اجلاس میں دس ہزار افراد شامل ہوئے۔ اور متعدد عام سیاسی پارٹیوں کے نمائندگان پر مشتمل تھے۔

شملہ ۱۰ مئی۔ گورنر جنرل نے گلگت ایجنسی پاسپورٹ ایکٹ کو منظور کر کے بیرون ہند سے گلگت ایجنسی میں آنیوالے اشخاص کیلئے خاص پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ جو پاسپورٹ سے متعلقہ خاص قوانین کے ماتحت ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی